محترم ابراہیم یوسف باوا نگونی (برطانیہ)

غیبت اور پیشاب کی وجہ سے عذابِ قبر

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دو قبروں پر گذر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ ان دونوں کو عذابِ قبر ہو رہا ہے ایک کو لوگوں کی غیبت کرنے کی وجہ سے (اور) دوسرے کو پیشاب سے احتیاط نہ کرنے کی وجہ سے۔ (فضائل رمضان المبارک صفحہ ۲۸)

ف :- اس حدیث شریف میں دو مذموم چیزوں کا ذکر ہے جن کی وجہ سے انسان عذابِ قبر میں مبتلا ہو جاتا ہے، عذاب قبر کوئی معمولی چیز نہیں کہ انسان اس سے نہ ڈرے اور لاپرواہی کرے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب بھی قبر پر کھڑے ہوتے تو زار و قطار روتے تھے حتیٰ کہ داڑھی مبارک بھی تر ہو جاتی تھی۔ اور فرماتے کہ قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے جو یہاں نجات پا گیا (انشاء اللہ تعالیٰ) آئندہ کی منزلوں میں نجات پاتے گا اور (خدا نخواستہ) جو یہاں پھنسا وہ آئندہ کی منزلوں میں اور زیادہ پھنسے گا۔ (مفہوم)

غیبت کا معنی و مطلب

غیبت کا معنی و مطلب یہ ہے کہ کسی کی برائی اس کی عدم موجودگی (یعنی پیٹھ پیچھے) بیان کرنا۔ دوسرے الفاظ میں معنی یہ ہو گا کہ غیبت کرنے کا اکثر مقصد یہ ہوتا ہے کہ دوسرے کے عیوب کی تشہیر و تفضیح کر کے اس کو رسوا کیا جائے حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن کا مقام ظاہر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

"اس ذات کی قسم! جس کے قبضے میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے، اللہ تعالیٰ کے نزدیک (ایک) مومن کی آبرو (یعنی عزت) اور جان اور مال سب کعبۃ اللہ شریف سے زیادہ حرمت اور عزت والے ہیں۔" (البلاغ ۲۳ - ۴ - ۶۹)

لوگ ناواقفیت کی بنا پر یا غیبت پر پردہ ڈالنے کی نیت سے کہتے ہیں کہ ہم تو حقیقت کا اظہار کرتے ہیں اس بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث ملاحظہ ہو۔

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) سے دریافت

فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ غیبت کیا چیز ہے؟ صحابہ نے لاعلمی کا اظہار فرمایا تو آپ نے فرمایا، اپنے مسلمان بھائی کا اس طرح ذکر کرنا کہ اُسے ناگوار معلوم ہو" صحابہؓ نے عرض کیا کہ اگر وہ برائی اس میں موجود ہو تو؟ آپ نے فرمایا کہ موجود شدہ برائی کو بیان کرنا ہی غیبت ہے اور اگر وہ بُرائی موجود نہیں تو تم اس پر بہتان باندھو گے۔ (مسلم مفہوم از اسلامی تعلیم ص۷۹)

غیبت قرآن مجید کی روشنی میں

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن مجید (سورہ حجرات ۴۹ : ۱۱-۱۲) میں تفصیل سے ارشاد فرماتے ہیں کہ:

"اے ایمان والو! مَرد، مردوں پر نہ ہنسیں، عجب نہیں کہ وہ (جن پر تم ہنستے ہو، اللہ تعالیٰ کے نزدیک) ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں، عورتوں پر ہنسیں، عجب نہیں کہ وہ ان سے بہتر ہوں ...... آپس میں ایک دوسرے کو طعنہ نہ دو اور نہ ایک دوسرے کو بُرے لقب سے پکارو، ایمان لانے کے بعد گناہ کا نام لگنا (ہی) بُرا ہے اور جو (ان حرکتوں سے باز) نہ آویں گے تو وہ ظلم کرنے والے ہیں۔ اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچا کرو کیونکہ بعضے گمان گناہ ہوتے ہیں اور سراغ مت لگایا کرو، اور کوئی کسی کی غیبت بھی نہ کیا کرے، کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے؟ اس کو تم ناگوار سمجھتے ہو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ تعالیٰ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔" (مفہوم)

آئیے ان دو آیتوں کے احکام سے کچھ نصیحتیں حاصل کریں:

مسلمان چاہے مَرد ہو چاہے عورت، ایک دوسرے پر نہ ہنسیں یعنی مذاق مسخرہ نہ کریں۔ اللہ تعالےٰ بہتر جاننے والے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک کون بہتر ہے ایک مرتبہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی زبان سے حضرت صفیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے چھوٹے قد کے بارے میں ایک کلمہ نکل گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

" اگر اس بُری بات کو دریا کے پانی میں ملایا جائے تو دریا کے پانی کو متغیر کر دیگا" (ابو داؤد)

یعنی اتنی سی بات بھی کسی مسلمان کے بارے میں کہی گئی کہ یہ کوتاہ اور ناٹے قد کا ہے، اس کی وجہ سے دریا کا شیریں پانی تلخ ہو جاتا ہے اب ہر شخص اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھ لے کہ دن رات وہ مسلمانوں کے بارے میں کیا کیا کہتے پھرتے ہیں یہ بھی ذہن نشین رہے کہ زبان، حرکتوں، آنکھ کے اشاروں وغیرہ سے کسی کے متعلق کچھ کہنا اور جتانا سب غیبت میں داخل ہے جیسے قرآن کریم میں اس طرح کہا گیا ہے:

هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۢ بِنَمِيمٍ (سورہ قلم ۶۸ : ۱۱) (لوگوں پر) آوازیں لگاتا پھرنا۔

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ (سورہ حجر ۱۰۴) بڑی خرابی ہے ہر ایسے شخص کے لیے جو پس پشت عیب نکالنے والا ہو اور رُو در رُو طعنہ دینے والا ہو۔

معلوم ہوا کہ ایک دوسرے پر ہنسنے والے، طعنہ کسنے والے، بُرے نام ولقب سے بلانے اور پکارنے والے اگر اپنی بری حرکتوں سے باز نہ آئے وہ ظالم کہلوائیں گے اور ظالموں کے بارے میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے۔

" اور عنقریب اُن لوگوں کو معلوم ہو جائے گا جنھوں نے ظلم کر رکھا ہے کہ کیسی جگہ ان کو لوٹ کر جانا ہے۔" (الشعراء ۲۶ : ۲۲۷)

؎ اب تو آرام سے گزرتی ہے عاقبت کی خبر خدا جانے

مسلمانو! ایک دوسرے کی غیبت کرنے سے قطع رحمی ہوتی ہے، آدمی گالی گلوچ پر اور لڑائی جھگڑا پر اتر آتا ہے کئی بُرائیاں ایک غیبت کی وجہ سے بڑھتی اور پھیلتی ہیں اور ان سب کا عذاب بھی سخت ہوتا ہے قطع رحمی کرنے والے جنت میں تو کیا جائیں گے جنت کی خوشبو بھی سونگھ نہ سکیں گے۔ گالی گلوچ کرنے والے اللہ تعالیٰ کی نظر سے گر جاتے ہیں اور جھگڑا فساد کی وجہ سے شب قدر جیسی نعمتِ عظیم سے محرومی ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو غیبت اور بہتان سے حفاظت فرمائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

غیبت کرنا مُردہ بھائی کے گوشت کھانے کے مترادف ہے۔

معراج والی حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ایک ایسی قوم پر ہوا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ ان سے اپنے چہروں کو نوچ رہے تھے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے دریافت کیا گیا تو انھوں نے فرمایا کہ: یہ وہ لوگ ہیں جو (مردوں) لوگوں کا گوشت کھاتے تھے اور اُن کی عزت وآبرو لیتے تھے۔ (ابوداؤد)

احمدؒ کی روایت میں ہے کہ: یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کی غیبت کر کے اُن کا گوشت کھاتے تھے۔

ف، ہماری حالت تو یہ ہے کہ مردہ بھائی کی نعش کو ہم زیادہ دیر رکھنے کے لیے تیار نہیں چہ جائیکہ ہم اس کا گوشت کھائیں۔ لیکن غیبت کرنے والا شریعت کی نظر میں ایسا ہے جیسا مردہ بھائی کا گوشت کھاتے۔ افسوس اس میں عوام تو عوام اچھے اچھے لوگ ملوث ہیں۔

غیبت کی وجہ سے بدبو پھیلتی ہے

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ سخت بدبُو پھیلی تو آپ نے ہم سے دریافت کیا کہ، تم جانتے ہو کہ یہ کیسی بدبو ہے؟ پھر فرمایا: ان لوگوں کی بدبو ہے جو مسلمانوں کی غیبتیں کرتے ہیں۔ (احمد)

ف :۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بتا دیا کہ غیبت کرنے سے سخت بدبو پھیلتی ہے چاہے کسی کو پتہ چلے نہ چلے غیبت کرنا ایسا ہی ہے جیسے سخت بدبو پھیلانا۔

غیبت کرنیوالے کو اللہ تعالیٰ رُسوا فرماتے ہیں

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو! جو زبان سے تو ایمان لاتے لیکن تمہارے دلوں کے اندر ایمان جاگزیں نہیں ہوا ہے نہ (تم) مسلمانوں کی غیبت کرو (اور) نہ ان کے عیوب کی تلاش میں رہو کیونکہ جو شخص کسی کے عیوب کی تلاش میں رہے گا، اللہ تعالیٰ بھی اُس کے عیوب کی تلاش میں رہے گا۔ اور اللہ تعالیٰ جس کے عیوب کی تلاش کرے گا خود اس کے گھر ہی کے اندر اس کو رسوا کر دے گا۔

ف : مطلب یہ ہے کہ کسی مسلمان کو ذلیل و رسوا کرنے کی نیت سے اور اس کے عیوب کی تشہیر و تفضیح کی غرض سے غیبت کرنیوالے کو اللہ تعالیٰ ضرور رُسوا کر کے رہیں گے چاہے وہ اپنے گھر کے اندر ہی کیوں نہ رہتا ہو۔

البتہ کسی شخص سے دوسرے مسلمان کو دنیاوی یا دینی نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو اس کے عیب کو اس غرض سے ظاہر کر دینا تاکہ مسلمانوں کو معلوم ہو جائے کہ یہ شخص غیر اعتبار ہے یہ ذلت اور رسوائی میں شمار نہ ہوگا بلکہ اس طرح کرنے سے اجر کا مستحق ہوگا کہ کسی مسلمان کو اس کے نقصانات سے بچا لیا جائے۔

حضرت مولانا محمد ازہر صاحب مدظلہ نے لکھا ہے کہ شخصیات پر نقد و جرح کسی مسلمان کا موضوع نہیں ہونا چاہیئے لیکن دین اور اہل دین کے متعلق اتہامات کی تردید اور احقاقِ حق ہمارا دین کا فریضہ ہونا چاہیئے۔ اس میں شخصیات کا ذکر ناپسندیدہ ہونے کے باوجود ناگزیر ہوتا ہے۔ ۱۲،

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ،

"اللہ تعالیٰ کسی کی برائی کو پسند نہیں کرتا مگر مظلوم ظالم کی برائی بیان کر سکتا ہے۔" (النساء)

خلاصہ یہ ہوا کہ کسی کی دھوکہ بازی، دروغ گوئی وغیرہ سے بچانے کی نیت سے اس کے عیب کو ظاہر کیا جاسکتا ہے لیکن اس میں بھی اپنے دل کو اچھی طرح ٹٹولے اور دس بار ٹٹولے۔ یاد رہے کہ مسلمان کی غیبت اور آبرو ریزی کرنا حرام ہے۔

دیکھئے! اگر مسلمان کی ذلت و رسوائی اور غیبت مطلقاً ناجائز ہوتی تو وہ اسلامی قوانین و احکام نازل نہیں ہوتے جن میں شراب پینے والے کو ۸۰ کوڑے، غیر شادی شدہ کو زنا کی سزائیں ۱۰۰ کوڑے، شادی شدہ کے زنا میں مبتلا ہونے کی بنا پر سنگسار اور چور کے ہاتھ کاٹے جانے کی سزائیں دی جاتی ہیں کیونکہ ان میں مسلمانوں کی ذلت و رسوائی کا اظہار ہوتا ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو نافذ کرنا بعثتِ انبیاء کے مقاصد میں سے ہیں۔ اور

(بقیہ صـ۶۳ پر)